ایامِ قربانی کتنے ہیں

ابوالفضیل محمد عبدالشکور رضوی
(ایم۔اے) جہلم

قرآن مجید میں اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے۔

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ط (۱)

اور ذکر کریں اللہ کے نام کا مقررہ دنوں میں ان بے زبان چوپایوں پر جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں۔

"**ایام معلومات**" کے تعین سے متعلق کتب تفاسیر میں کئی اقوال درج ہیں ان تمام اقوال میں راجح اور مفتیٰ بہ قول یہ ہے کہ ان ایام سے مراد ایام نحر ہے اور اس پر "**علیٰ ما رزقهم من بهيمة الانعام**" کے کلمات بین دلیل ہیں ان ایام کے تعین کے بارے میں علامہ سید محمد آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

(فِي أَيَّامٍ معلومات) أى مخصوصات وهى أيام النحر كما ذهب إليه جماعة منهم أبو يوسف۔ ومحمد عليهما الرحمة وعدتها ثلاثة أيام يوم العيد ويومان بعده عندنا ، وعند الثورى۔ وسعيد بن جبير۔ وسعيد بن المسيب لما روى عن عمر۔ وعلي۔ وابن عمر وابن عباس۔ وأنس۔ وأبى هريرة رضى الله تعالى عنه أنهم قالوا: أيام النحر ثلاثة أفضلها أولها ط ( )

معلوم دن یعنی مخصوص دن اور وہ ایام نحر ہیں جیسا کہ اس کی طرف (اسلاف کی ایک) جماعت گئی ہے ان میں امام یوسف اور امام محمد علیہما الرحمہ (بھی) ہیں اور ان کی تعداد تین دن ہیں، عید کا دن اور اس کے بعد دو دن۔ ہمارے نزدیک، ثوری کے نزدیک، سعید بن جبیر اور سعید بن جبیر کے نزدیک، یہی (قول صحیح) ہے۔ اس لئے کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایام النحر تین ہیں اور ان میں افضل پہلا دن ہے۔

تفسیر روح المعانی کی اس عبارت سے جہاں یہ پتا چلتا ہے کہ ایام معلومات سے مراد ایام نحر ہیں وہاں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ایام نحر تین ہیں ایک عید کا دن اور دو اس کے بعد والے دن، سوائے امام شافعی کے ائمہ اربعہ میں سے تمام ائمہ کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ ایام نحر تین ہیں اس آیت کی تفسیر میں امام قرطبی علیہ الرحمہ یوں رقمطراز ہیں:

ولا خلاف أن المراد به النحر، وكان النحر في اليوم الاول وهو يوم الاضحى والثاني والثالث، ولم يكن في الرابع نحر بإجماع من علمائنا، فكان الرابع غير مراد في قوله تعالى": معلومات لانه لا ينحر فيه وكان مما يرمى فيه، فصار معدودا لاجل الرمى، غير معلوم لعدم النحر فيه ()

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اس سے مراد نحر ہے اور نحر پہلے دن میں ہوتا ہے وہ عیدالاضحیٰ کا دن ہے اور دوسرا اور تیسرا دن ہے چوتھے دن میں نحر (قربانی) جائز نہیں اور اس پر ہمارے علماء کا اجماع ہے چوتھا دن اللہ تعالیٰ کے فرمان معلومات میں غیر مراد ہے کیونکہ اس میں قربانی نہیں کی جاتی اس میں رمی کی جاتی ہے وہ رمی کی وجہ سے معدود ہے اور قربانی نہ کئے جانے کی وجہ سے غیر معلوم ہے۔

غیر مقلدین کے ممدوح قاضی شوکانی نے بھی ایام معلومات سے مراد ایام نحر لیا ہے اور وہ ان کے نزدیک تین ہیں چار نہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

عن علي قال: الأيام المعدودات ثلاثة أيام: يوم الأضحى و يومان بعده اذبح في أيها شئت و أفضلها أولها عن ابن عمر أنها أيام التشريق الثلاثة وفي لفظ: هذه الأيام الثلاثة بعد يوم النحر ()

حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایام معلومات تین دن ہیں یوم ضحیٰ اور اس کے بعد کے دو دن تو ان میں جن میں چاہے ذبح کر اور افضل دن ان میں پہلا دن ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایام تشریق تین ہیں اور یہ تین ایام یوم نحر کے بعد ہیں۔

وقت محنت می بری ز اللہ بو | چونکہ محنت رفت گوئی راہ کو

تفسیر کی دنیا کی دو مسلمہ شخصیات کے فیصلہ کن اقوال اور غیر مقلدین کی ممدوح شخصیت جناب قاضی شوکانی کی معروف تالیف سے دو روایات پیش کرنے کے بعد مسئلہ اظہرین الشمس ہو جاتا ہے مزید تسلی کے لئے ان ہی حضرات کی ممدوح شخصیت شیخ ابن حزم ظاہری کی مشہور تالیف ''المحلی'' سے چند ایسی روایات پیش کی جارہی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کے ایام صرف تین ہیں۔ ایک عیدالاضحیٰ کا دن اور دو دن اسکے بعد کے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: النَّحْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا[ط] ۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَاعِزٍ، أَوْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الثَّقَفِيِّ: أَنَّ أَبَاهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّمَا النَّحْرُ فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ[ی]۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ[ل] ۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ النَّحْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ[م]۔ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ.[ح] ۔ مِنْ طَرِيقِ وَكِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا ذَبَحْتَ يَوْمَ النَّحْرِ, وَالثَّانِيَ, وَالثَّالِثَ فَهِيَ الضَّحَايَا[ا]۔ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: الْأَضْحَى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ[ب] ۔ مِنْ طَرِيقِ وَكِيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ. وَبِهِ يَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ, وَمَالِكٌ (۶)

مذکورہ روایات گو احادیث کے دیگر ذخیرہ میں موجود ہیں۔ لیکن یہاں پر ان روایات کو ''المحلی'' کے حوالہ ہی سے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ ابن حزم غیر مقلدین کی ممدوح شخصیت ہیں اور اکثر وبیشتر یہ حضرات اس مسئلہ میں ان کی کتاب ''المحلی'' کی طرف رجوع کرتے ہیں ان حضرات کو جاننا چاہیے شیخ ابن حزم نے جہاں قربانی کے چار ایام کے لیے وہ روایات پیش کی ہیں تو قربانی کے تین ایام کے لئے یہ روایات بھی تو پیش کی ہیں نیز انہوں نے دوٹوک الفاظ میں یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتُ: يَوْمُ النَّحْرِ, وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَهُ:
هَكَذَا فِي كِتَابِي، وَلَا أَدْرِي لَعَلَّهُ وَهْمٌ, وَاللَّهُ أَعْلَمُ.()

حضرت ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایام معلومات سے مراد یوم نحر اور تین دن اس کے بعد کے ہیں جیسا کہ میری کتاب میں ہے میں اس روایت

(کی صحت) کے بارے میں نہیں جانتا۔ غالبًا یہ راوی کا وہم ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی اسی قسم کی ایک روایت سند کے ساتھ امام بیہقی کی ''السنن'' میں یوں منقول ہے۔

عن طلحة بن عمرو الحضرمی عن عطاء عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال الاضحی ثلاثة ایام بعد یوم النحر ()

اس روایت کی سند پر جرح کرتے ہوئے علامہ عینی علیہ الرحمہ یوں رقمطراز ہیں۔

فإن قلت أخرج البیهقی من حدیث طلحة بن عمرو عن عطاء عن ابن عباس قال الأضحی ثلاثة أیام بعد یوم النحر قلت خرج الطحاوی بسند جید عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنهما قال الأضحی یومان بعد یوم النحر ()

پس اگر تو کہے کہ امام بیہقی نے طلحہ بن عمرو سے انھوں عطاء سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ قربانی تین دن ہیں یوم نحر کے بعد، تو میں کہوں گا امام طحاوی نے بہترین سند سے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ قربانی دو دن ہیں یوم نحر کے بعد۔

علامہ عینی نے تو اس روایت پر مجمل انداز سے جرح فرمائی علامہ علاء الدین بن علی بن عثمان المارد ینی علیہ الرحمہ نے اس کی سند پر تفصیلی انداز سے جرح فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں

عن ابن عباس قال الاضحی ثلاثة ایام بعد یوم النحر قلت فی سنده طلحة بن عمرو الحضرمی ضعفه ابن معین وأبو زرعة والدارقطنی وقال احمد متروك ذكره الذهبی فی كتاب الضعفاء وقد ذكر الطحاوی فی احكام القرآن بسند جید عن ابن عباس قال الاضحی یومان بعد یوم النحر ()

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قربانی یوم النحر کے بعد تین دن ہیں میں کہتا ہوں کہ اس کی سند میں طلحہ بن عمرو الحضرمی ہے ابن معین ابوزرعہ اور

قرب کے لئے اوپر یا نیچے جانا نہیں ہے، اللہ کا قرب وجود کی قید سے چھوٹنا ہے۔

دار قطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے احمد نے کہا ہے کہ وہ متروک ہے ذھبی نے اسے کتاب الضعف میں ذکر کیا ہے اور امام طحاوی نے احکام القرآن میں بہترین سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت ذکر فرمائی ہے کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم نحر کے بعد۔

محترم قارئین ہم نے السنن الکبری للبیہقی میں موجود حدیث طلحہ بن عمرو پر جرح دو مسلمہ شخصیات کے حوالے سے عرض کردی ہے اور ثابت کردیا ہے۔

حدیث طلحہ ضعیف ہے جب حدیث طلحہ بن عمرو ہے ہی ضعیف تو پھر اس کو اپنے موقف کی تائید میں پیش کرنا انتہا درجہ کی ناانصافی ہوگی انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ امام طحاوی علیہ الرحمہ کی بہترین سند کے ساتھ بیان کردہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ہی قابل احتجاج سمجھا جائے اور وہ ہے کہ قربانی یوم نحر سے بعد والے دو دن تک ہے۔

حافظ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے الاستذکار میں زیر بحث مسئلہ کے حوالے سے مختلف روایات اور متنوع اقوال ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

والأصح عن بن عمر الأضحى ثلاثة أيام يوم النحر و يومان بعده ⑭

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ قربانی کے تین ایام ہیں نحر کا دن اور اس کے بعد کے دو دن۔

لیجئے محترم قارئین: اصحّ روایت تین دن قربانی ہی کی ہے اس کے مدِّ مقابل جتنی روایات یا اقوال ہیں وہ اصح نہ ہونے کی وجہ سے مرجوح ہیں اور عمل ہمیشہ راجح قول پر ہی ہوتا ہے۔

الحمدُللّٰہ تعالٰی ہم نے یہاں تک کتب تفاسیر اور کتب حدیث سے حضرت عباسؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابوھریرہؓ کے حوالے سے ثابت کردیا کہ ایام قربانی صرف تین ہیں چار نہیں اور ثبوت بھی ایسی روایات سے پیش کیا جو جید اسناد سے مروی ہیں ایسی روایات کے مدمقابل ضعیف شاذ اور موضوع قسم کی روایات اور اقوال پیش کرنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں۔

محترم قارئین! اب آئیں ایک ایسی روایت کی طرف جو غیر مقلدین کے پاس اپنے موقف کے ثبوت کے لیے ایک انتہائی دلیل ہے اس روایت کے عربی الفاظ یہ ہیں۔

مالک الملک ست ہر کش سر نہد بے جہان خاک صد ملکش دہد

کل ایام التشریق ذبح تمام ایام تشریق ایام ذبح ہیں۔

یہ روایت جتنے بھی طرق سے مروی ہے تقریباً سب ضعیف ہیں علامہ عینی علیہ الرحمہ نے اس کے تین سلسلوں پر جرح فرمائی ہے ایک روایت جو کہ مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں ہے اسکی سند اس طرح ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ(۱۱)

اس سند کے بارے میں آپ فرماتے ہیں

قال البزار فی مسنده لم يلق ابن أبی حسين جبير بن مطعم فيكون منقطعا(ط)

امام بزاز اپنی مسند میں فرماتے ہیں ابن ابی حسین کی جبیر بن معطعم سے ملاقات نہیں ہوئی پس یہ روایت منقطع ہے۔

ایک روایت جو کہ مسند احمد ہی میں اور بیہقی میں ہے اس کی سند اس طرح ہے۔

عن سليمان بن موسى عن جبير بن مطعم عن النبی صلی الله عليه وسلم (ط)

روایت کی اس سند کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

قلت قال البيهقی سليمان بن موسى لم يدرك جبير بن مطعم فيكون منقطعا۔

میں کہتا ہوں کہ بیہقی نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ نے جبیر بن معطم کو پایا ہی نہیں پس یہ روایت منقطع ہے۔

ایک روایت جو کہ ابن عدی کی الکامل میں ہے وہ اسی طرح ہے

ثنا معاوية بن يحيى عن الزهری عن بن المسيب عن أبی سعيد الخدری عن النبی صلی الله عليه وسلم قال أيام التشريق كلها ذبح (ط)

اس روایت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں

قلت معاوية بن يحيى ضعفه النسائی وابن معين وعلی بن المدينی وقال ابن أبی حاتم فی كتاب العلل قال أبی هذاحديث موضوع بهذا الإسناد (ط)

جو اس خدا کے سامنے سر رکھ دے وہی بادشاہ ہے۔ خاکی دنیا کے علاوہ وہ سینکڑوں سلطنتیں عطا کر دیتا ہے

میں کہتا ہوں نسائی، ابن معین اور علی بن مدینی نے معاویہ بن یحیٰی کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابی بن حاتم نے کتاب العلل میں فرمایا کہ میرے والد گرامی نے فرمایا کہ یہ حدیث اس اسناد کے ساتھ موضوع ہے۔

یہاں تک علامہ عینی علیہ الرحمہ کا کلام ختم ہوا۔

اس روایت کے بارے میں ہم نے علامہ عینی علیہ الرحمہ کی مختصر سی جرح پیش کر دی اگر اس روایت پر تفصیلی جرح کے بارے میں آگاہی مقصود ہو تو چاہیے کہ ماہنامہ ''اہلسنّت'' بابت ماہ نومبر ۲۰۰۷ء کی طرف رجوع کیا جائے اس میں علامہ مفتی محمد اشرف قادری زید مجدہ کی اس روایت پر تفصیلی جرح موجود ہے جو تقریباً بائیس صفحات پر مشتمل ہے اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اہل سنت پر قائم اور دائم رکھے اس میں علامہ موصوف کے آخری کلمات کچھ یوں ہیں۔

اب آخر میں ان لوگوں کی خدمت میں جو کہ چوتھے روز قربانی کے سنت اور صحیح احادیث سے ثابت ہونے کے مدعی ہیں خیر خواہانہ گزارش ہے کہ یا تو اپنے دعوے کے مطابق ایسی صحیح احادیث جو (بلحاظ صیغہ جمع کم از کم تین صحابہ کی روایت کردہ صحیح الاسناد احادیث ہوں) پیش کریں یا پھر اسے حدیث نبوی پر ان کا اپنا خود ساختہ افتراء بہتان تسلیم کر کے اس سے توبہ کا اعلان بذریعہ اخبارات شائع کرائیں اس میں ان کا دنیا و آخرت کا بھلا ہے کیونکہ ''**التوبة كالاثم السر بالسر والاعلان بالاعلان**''(۱۶)

دلائل نقلیہ کے بعد ضرورت تو نہیں رہتی کہ عقلی دلائل پیش کیے جائیں لیکن یہاں پر چند عقلی دلائل پیش کیئے جارہے ہیں تاکہ سونے پر سہاگہ کا کام دیں۔

۱۔ صحیح مسلم میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.(ط)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی قربانی کا گوشت تین دن سے اوپر نہ کھائے۔

اس حدیث مبارکہ کے ذیل میں علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں

أن النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم نهی عن ادخار لحوم الأضاحی فوق ثلاث ولا یجوز الذبح فی وقت لا یجوز ادخار الأضحیة إلیه (ط)

تین دن سے اوپر قربانی کا گوشت رکھنے سے سرکار نے منع فرمایا لھذا ایسے وقت میں قربانی جائز نہ ہوگی جس میں گوشت رکھنا منع ہے

۲۔ امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ودلیلنا قوله تعالی: "فی أیام معلومات" الایة، و هذا جمع قلة، لکن المتیقن منه الثلاثة، وما بعد الثلاثة غیر متیقن فلا یعمل به.(۱۹)

ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ،،ایام معلومات،، ہے یہ جمع قلت ہے اور اس سے یقینی مراد تین کا عدد ہے اور جو تین کے بعد والا عدد ہے وہ غیر یقینی ہے لہٰذا اس پر عمل نہ کیا جائے۔

۳۔ علامہ زبیدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

والتشریق: تقْدِید اللحُم ومنه سمیت أیام التشریق وهی ثلاثة أیام بعد یوم النحر لأن لحوم الأضاحی تشرق فیها أی تشرر فی الشمس (ط)

تشریق گوشت سکھانے کو کہتے ہیں اور اسی وجہ سے (ان ایام کو) ایام تشریق کا نام دیا گیا اور یہ یومِ نحر کے بعد تین ہیں کیونکہ قربانیوں کے گوشت ان میں سکھائے جاتے ہیں یعنی دھوپ میں خشک کیے جاتے ہیں۔

جس طرح یومِ نحر میں کی گئی قربانی کے گوشت کو گیارہ ذوالحجہ میں خشک کیا جاتا ہے جوکہ ایامِ تشریق میں سے پہلا دن ہے اور گیارہ میں کی گئی قربانی کے گوشت کو بارہ ذوالحجہ میں خشک کیا جاتا ہے اور بارہ میں کی گئی قربانی کے گوشت کو تیرہ ذوالحجہ میں خشک کیا جاتا ہے اسی طرح اگر تیرہ کو ایامِ نحر میں تسلیم کرلیا جائے تو لازماً گوشت سکھانے کیلئے چودہ ذوالحجہ کو بھی ایامِ تشریق میں سے ماننا پڑے گا اور اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم۔

واللّٰہ تعالیٰ و رسولہ ﷺ اعلم

تو نے نہیں پھینکا جب کہ پھینکا تو نے پڑھا ہے، لیکن تو ایک جسم ہے اٹکل میں پھنسا رہ گیا ہے

حوالہ جات

۱۔ الحج ۲۲۔۸۱۔
۲۔ تفسیر روح المعانی ۱۷۔۱۴۵۔
۳۔ تفسیر قرطبی ۳۔۲۔
۴۔ فتح القدیر الجامع بین فنی الروایۃ والدرایۃ من علم التفسیر ۱۔۳۱۳۔
۵۔ المحلی لابن الحزم ۷۔۳۷۷۔
۶۔ ایضاً۔
۷۔ السنن الکبری للبیہقی ۹۔۲۹۶۔
۸۔ عمدۃ القاری ۳۱۔۱۰۲۔
۹۔ الجوھر النقی لابن ترکمانی ۹۔۲۹۶۔
۱۰۔ الاستذکار ۵۔۲۴۵۔
۱۱۔ صحیح ابن حبان ۹۔۱۲۶، مسند احمد۔
۱۲۔ مسند احمد ۴۔۸۲۔
۱۳۔ عمدۃ القاری ۳۱۔۱۰۲۔
۱۴۔ الکامل لابن عدی ۶۔۴۰۰۔
۱۵۔ عمدۃ القاری ۳۱۔۱۰۲۔
۱۶۔ ماہنامہ اہلسنت نومبر ۲۰۰۷ء ص ۳۳۔
۱۷۔ صحیح مسلم حدیث رقم ۵۲۱۲۔
۱۸۔ المغنی لابن قدامہ ۱۱۔۱۱۳۔
۱۹۔ تفسیر قرطبی ۱۲۔۴۳۔
۲۰۔ تاج العروس ۱۔۶۳۹۹۔

هر کجا آب رواں غنچہ بود هر کجا اشک رواں رحمت بود

القسم العربي

مجلة الفقة الاسلامى

تصدر من

اكاديمية الفقة الاسلامى المعاصر

ص ب ١٧٧٧٧ كلشن اقبال

كراتشي باكستان

رئيس التحرير

الاستاذ الدكتور / نور احمد شاهتاز

......☆......

مساعد رئيس التحرير

الاستاذ غلام نصير الدين نصير | الدكتور محمد صحبت خان

فهرس الموضوعات

نظام الحكم الخلافة

الشوقى ابو خليل ٦٠